بیمار شخص کے سر پر کالا بکرا یا سیاہ مرغا وار کر صدقہ کرنا کیسا؟

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12676

تاریخ اجراء: 23 جمادی الاخری 1444ھ / 16 جنوری 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص بیمار ہے تو اس کے لئے کہا جاتا ہے کہ سیاہ رنگ کا بکرا یا مرغا لے کر مریض کے سر پر سات بار وار کر صدقہ کر دیں۔ اس طریقہ کے بارے شریعت مبارکہ کے کیا احکام ہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

احادیثِ مبارکہ کے مفہوم کے مطابق صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے اور بالخصوص جان کا صدقہ تو اس معاملے میں بہت ہی مؤثر و نفع بخش ہے نیز بکری وغیرہ صدقہ کرنے کا ثبوت تو احادیثِ مبارکہ سے بھی ملتا ہے، لہذا ممکنہ صورت میں بیمار شخص کی طرف سے حسبِ استطاعت کوئی جانور صدقہ کر دینا چاہیے۔ **البتہ صدقہ کرنے میں فقط کالے رنگ کا بکرا ہونے یا کالے رنگ ہی کی مرغی ہونے یا صدقے کی چیز سر پر سے گھما کر دینے کی کوئی فضیلت ہماری نگاہ سے نہیں گزری۔ یہ عمل ممکن ہے کسی ٹوٹکے کے طور پر کیا جاتا ہو اور ٹوٹکے کے طور پر کیا جانے والا ہر عمل ناجائز نہیں ہوتا جیسا کہ سر پر مرچی گھما کر نظر اتارنے کا ایک عمل عاملین کی طرف سے بتایا جاتا ہے، یہ ایک ٹوٹکا ہے اس پر عمل کرنا، جائز ہے۔ لھذا سر پر گھمانے والی بات کو ناجائز کہنے کی بھی کوئی وجہ نہیں ہے البتہ اس کی فضلیت یا خصوصیت بھی ثابت نہیں ہے۔**

صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے۔ جیسا کہ شُعَبُ الایمان کی حدیثِ مبارک میں ہے: "عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: باكروا بالصدقة فإن البلاء لا يتخطى الصدقة" یعنی حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبح سویرے صَدَقہ دِیا کرو

کیونکہ بَلا صَدَقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔ (شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ج 03، ص 214، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

مشکاۃ المصابیح کی حدیثِ مبارک میں ہے: ”عن علي رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: "بادروا بالصدقة فإن البلاء لا يتخطاها"“ یعنی حضرتِ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صدقہ میں جلدی کرو کہ بلاء اس سے آگے نہیں بڑھتی۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الزکاۃ، باب الانفاق۔۔۔الخ، ج 01، ص 591، المکتب الإسلامي، بیروت)

مذکورہ بالا حدیثِ مبارک کے تحت مفتی احمد یار خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”اس جملہ کے دو معنے ہوسکتے ہیں: ایک یہ کہ جب کسی قسم کی جانی یا مالی بلا آئے تو بہت جلد صدقے دینا شروع کر دو، باقی تمام تدبیریں علاج وغیرہ بعد میں کرو تاکہ ان صدقات کی برکت سے اگلی تدبیریں بھی کامیاب ہوں۔ بعض لوگ آفت آتے ہی میلاد شریف، گیارھویں شریف، ختم خواجگان، ختم غوثیہ، ختم بخاری، ختم آیت کریمہ کراتے ہیں، ان کا ماخذ یہ حدیث ہے کہ ان کاموں میں اللہ کا ذکر، اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف وغیرہ بھی ہے اور صدقہ بھی، ذکر اللہ بھی دافع بلا ہے اور صدقہ بھی، **بعض لوگ بیماریوں میں اردو تیل یا بیمار کا جانور پر ہاتھ لگوا کر اسے ذبح کرکے خیرات دیتے ہیں، ان سب کا ماخذ یہی حدیث ہے کہ یہاں صدقہ مطلق ہے۔** دوسرے یہ کہ ہر حال میں ہمیشہ صدقے کرتے رہو کیونکہ ہر وقت ہی آفت آنے کا خطرہ ہے۔ تم آفت سے پہلے صدقہ دے دو، بعض لوگ ہمیشہ میلاد شریف، گیارھویں شریف، ہر ماہ ختم خواجگان وغیرہ کراتے رہتے ہیں تاکہ آفات دور رہیں، ان کا ماخذ بھی یہ حدیث ہے۔۔۔ صدقہ انسان اور آفات کے درمیان مضبوط حجاب ہے۔ (مرقات) یہ عمل بہت مجرب ہے اگر کبھی صدقہ سے آفت نہ جائے تو یہ رب تعالی کی آزمائش ہے اس پر صبر کرے۔“ (مرآۃ المناجیح، ج 03، ص 94، نعیمی کتب خانہ، ملتقطاً)

بکری صدقہ کرنے سے متعلق مسند احمد کی حدیثِ پاک میں ہے: ”عن أم سلمة أن امرأة أهدت لها رجل شاة تصدق عليها بها فأمرها النبي صلى الله عليه وسلم أن تقبلها“ ترجمہ: ”حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے ان کو اس بکری کی ٹانگ ہدیہ کی، جو بکری اس عورت پر صدقہ کی گئی تھی، تو نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اسے قبول کرنے کا فرمایا۔“ (مسند احمد، ج 44، ص 242، موسسۃ الرسالۃ)

مریض کی شفایابی کے لیے جانور ذبح کرنے کے متعلق فتاوی شامی میں ہے: ”الذبح عند وضع الجدار أو عروض مرض أو شفاء منه لا شك في حله لأن القصد منه التصدق۔ حموی و مثله النذر بقربان معلقا

بسلامته من بحر مثلا فيلزمه التصدق به على الفقراء فقط كما في فتاوى الشلبي "یعنی دیوار کی بنیاد رکھنے کے وقت یا مرض کے لاحق ہونے یا اس سے شفا پانے کے وقت جو ذبح کیا جائے، تو اس جانور کے حلال ہونے میں کوئی شک نہیں ہے، کیونکہ اس سے مقصود صدقہ کرنا ہوتا ہے۔ یہ مسئلہ حموی میں ہے اور اسی کی مثل ہے: جانور قربان کرنے کی منت ماننا، جو اس کے مثلاً سمندر سے سلامت رہنے پر معلق ہو، تو اس پر لازم ہو جائے گا کہ اسے صرف فقراء پر صدقہ کرے۔ جیسا کہ فتاوی شلبی میں ہے۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الذبائح، ج 09، ص 516، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے: "شیرینی یا کھانا فقراء کو کھلائیں، تو صدقہ ہے اور اقارب کو تو صلہ رحم اور احباب کو تو ضیافت اور یہ تینوں باتیں موجب نزول رحمت و دفع بلا و مصیبت ہیں۔۔۔ یہی حال بکری ذبح کر کے کھلانے کا ہے، **مگر تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ جان کا صدقہ دینا زیادہ نفع رکھتا ہے۔**" (فتاوی رضویہ، ج 24، ص 186-185، رضا فاونڈیشن، لاہور، ملتقطاً)

مفتی خلیل خان القادری البرکاتی علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ "کوئی شخص اپنے مال اور اپنی جان کا صدقہ کرنا چاہے تو یہ صدقہ کس کو دے سکتا ہے کون اس کا مستحق ہے؟ اور جس کا صدقہ دینا ہو تو کیا اس کا نام لینا ضروری ہے یا کہ نہیں؟" آپ علیہ الرحمہ اس کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "صورتِ مسئولہ میں اپنی جان اور اپنے مال کا صدقہ نفل ہے۔ اور نفل صدقہ فقیر، مسکین، بیوہ، یتیم یا کسی بھی غریب مسلمان کو دے سکتے ہیں۔۔۔ **صدقہ دینے میں دینے والے کا نام لینا ضروری نہیں، صرف نیت کافی ہے۔**" (فتاوی خلیلیہ، ج 01، ص 495-494، ضیاء القران، ملتقطاً)

مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "**صدقاتِ نافلہ میں مطلقاً** اجازت ہے کہ گندم، ماش، روغن تلخ یا کوئی اور اناج یا لباس و طعام اور **جو چیز چاہے صدقہ کرے، خواہ نقد دام خیرات کرے اور جتنی مقدار میں چاہے خیرات و صدقہ کرے، کسی چیز کی تعیین شرعاً ضروری نہیں۔ نہ وزن و مقدار کی پابندی لازم ہے۔ لیکن اولیٰ یہ ہے کہ جو چیز زیادہ محبوب و مرغوب ہو وہ صدقہ کرے۔۔۔** البتہ معمولات مشائخ میں جو صدقات بطورِ عمل بتائے گئے ہیں ان میں جو چیز جتنی مقدار میں بتائی گئی ہو وہی دے دوسری چیز نہ دے مقدار کی پابندی کرے۔" (حبیب الفتاوی، ج 01، ص 667، شبیر برادرز لاہور، ملتقطاً)

کالے رنگ کے بکرے کو صدقہ کرنے کے حوالے سے مکتبۃ المدینہ کے ایک مطبوعہ رسالے میں کچھ یوں مذکور ہے: "صَدَقے کے لیے نہ تو ایسا کالا بکرا دینے کی ضرورت ہے جس میں ایک بھی بال سفید نہ ہو اور نہ ہی کالی مرغی کو

سر پر سے گھما کر دینے کی حاجت بلکہ جو بھی اللہ کی راہ میں دیا جائے وہ صَدَقہ ہے۔“(ملفوظاتِ امیرِ اہلسنت، قسط نمبر21، ص26، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net